کو اس بات کا مکرر اطمینان کر لینا چاہئے کہ وہ مؤلف کی مراد کو اچھی طرح سمجھ چکا ہے، اس لیے کہ ''سوئِ فہم'' علم کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔

۵۔ اگر اقتباس بعینہٖ مؤلف کے الفاظ میں نقل کیا گای ہے تو درج ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے:

(الف) اگر اقتباس پانچ سطروں سے زائد نہ ہو تو اسے ''مقالہ'' ہی کے رسم الخط اور حجم میں لکھا جائے گا اور حجم میں لکھا جائے گا اور بین السطور کا فاصلہ بھی اسی کے مطابق ہو گا۔

(ب) اگر اقتباس طویل ہو یعنی پانچ سطروں سے زائد ہو تو دونوں طرف قدرے زیادہ حاشیہ چھوڑ کر، دو سطروں کے درمیانی فاصلے کو کم کر کے اور اقتباس کے الفاظ کو بقیہ الفاظ سے چھوٹا رکھ کر لکھا جائے گا۔

۶۔ کسی ایسے مآخذ سے استدلال کو جو خود کسی دوسرے ماخذ سے لیا گیا ہو، اصل ماخذ کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اصل ماخذ کی طرف رجوع کر کے اغلاط، تصحیف، تحریف اور کمی بیشی سے محفوظ ہونے کا اطمینان کر لیا جائے۔ اگر اصل ماخذ تک رسائی ممکن نہیں تو اقتباس کردہ عبارت کو علاماتِ تحدید کے درمیان لکھ کر قوسین میں یوں رکھ دیا جائے: (''......'') اور حاشیہ میں یوں اشارہ کیا جائے: ''فلاں مؤلف نے اپنی فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پر یہ اقتباس نقل کیا ہے''۔

۷۔ اقتباس نقل کرتے وقت بہتر ہو گا کہ اس سے پہلے موضوع سے اس کا ربط اور اہمیت بیان کر دی جائے اور اس کے بعد اس کا نچوڑ اور خلاصہ یا نتیجہ ذکر کر دیا جائے۔ مختلف عبارتوں سے پہلے تمہید لکھنے، ان کے درمیان تقابل کرنے اور ان کے بعد تبصرہ لکھنے میں طالب علم کو اپنی تحقیقی و تحریری صلاحیت اجاگر کرنا چاہئے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس نے جمع کردہ معلومات اور مواد کو اچھی طرح سمجھا ہے اور ان سے صحیح صحیح مطلب اخذ کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ صرف انہیں نقل کرتا چلا گیا ہو، کیونکہ اس صورت میں وہ صرف ایک ناقل ہو گا نہ کہ تحقیق نگار۔

www.alghanipublisher.com